نمبر ۳۰ | مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں حضور کی صحت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا صاحبزادہ اطہر احمد جس کی سخت بیماری کی گزشتہ پرچہ میں بھی اطلاع دی گئی تھی۔ تین ماہ اور کچھ دن زندگی پاکر ۶ ستمبر کی صبح پونے سات بجے وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس عزیز کو علاوہ سل۔ اسہال اور ایک بڑے پھوڑے کی تکلیف کے قریباً ایک ماہ سے کھانسی اور بخار کی تکلیف بھی رہتی تھی۔ حضرت اقدس نے خود جنازہ پڑھایا۔ اور عزیز کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حیفا سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مولوی اللہ دتا صاحب ۴ ستمبر بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔

۶ ستمبر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ضلع امرتسر کے دورہ کے لئے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب ضلع انبالہ میں اپنے حلقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوگئے۔

مظلومین کشمیر

کے لئے

جلد سے جلد مالی امداد کا انتظام کیا جائے

تمام مقدمہ نگار

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر ایک لمبے عرصہ سے مصائب کا شکار ہونے۔ ناقابل برداشت مالیہ۔ ناجائز ٹیکسوں اور حکام کی ستم رانیوں کی وجہ سے سخت مفلوک الحال ہو چکے ہیں۔ اور ان میں اتنی بھی طاقت نہیں۔ کہ ان زخمی بھائیوں۔ اور مقتولین کے یتیم بچوں۔ اور بیواؤں کی امداد کر سکیں۔ جو حال میں حکومت کشمیر کے جبر و تشدد کا نشانہ بنے۔ وہ اپنے حد درجہ کے افلاس اور تنگدستی سے اس قابل بھی نہیں۔ کہ اپنے مطالبات اور ابتدائی انسانی حقوق کے لئے انہوں نے جو جد و جہد شروع کی ہے۔ اسے جاری رکھ سکیں۔ ان حالات میں مسلمانان پنجاب کا جو ان کے ہمسایہ ہیں اور جن میں مظالم کشمیر کے ستائے ہوئے لوگوں کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔ فرض ہے کہ وہ ان ستم رسیدہ اور مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کریں ہر جگہ کے احمدی اصحاب کو چاہئے۔ کہ مسلمانان کشمیر کی حالت زار کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائیں۔ اور ان کی امداد کے لئے آمادہ کریں جس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ معزز مسلمانوں کے وفود بنا کر ہر ایک مسلمان سے حسب توفیق مظلومین کشمیر کے لئے چندہ وصول کیا جائے۔ امید ہے۔ ہر جگہ کے معزز مسلمان اس کار خیر کے لئے اپنا وقت بخوشی دینگے۔ اور مسلمان ان کی آواز پر لبیک کہیں گے جمع شدہ امدادی رقوم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نام مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور کو بھجوائی جائیں۔ اہل کشمیر کی حالت چونکہ نہایت ہی مضطربانہ ہے۔ اس لئے جلد سے جلد توجہ کی جائے۔

مسلمانوں کے خلاف سرینگر کے ہندوؤں کی شرارتیں

مسلمانوں کے مطالبات کھٹائی میں ڈالنے کے لئے فتنہ و فساد کی کوششیں

ریاستی حکام کی طرف سے ہندوؤں کی حوصلہ افزائی

سری نگر ۴ ستمبر۔ ایک نہایت معزز اور ذمہ وار صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

ہندو روزانہ پبلک جلسے منعقد کر رہے ہیں۔ جن میں ہندوؤں کو مسلمانوں پر تشدد کرنے اور فتنہ و فساد پھیلانے کی تلقین کی جاتی ہے۔ مسلمانوں اور ان کے رہنماؤں کے متعلق سخت منافرت پھیلائی جا رہی ہے۔ آج ایک مسلمان گوجر تن تنہا جا رہا تھا۔ کہ ہندوؤں نے اس پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ وہ بے چارہ ہسپتال میں پڑا ہے۔ اور اس کی حالت نازک ہے۔ ذمہ وار حکام باوجود توجہ دلانے کے کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہم مذہب ہندوؤں کی فرقہ وارانہ بدامنی پیدا کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات پیش نہ ہو سکیں۔ جیسا کہ تین ماہ قبل انہوں نے کیا تھا۔ خفیہ پولیس سے تمام مسلمان افسر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کلیۃً ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے پولیس اور دوسرے محکمہ جات میں انہیں دھڑا دھڑ بھرتی کیا جا رہا ہے۔ مہاراج گنج۔ نواب بازار۔ وو ماکدل۔ اور وچار ناگ میں مسلمانوں کا قتل۔ مساجد اور خانقاہوں کی بے حرمتی۔ مسلمانوں کے اموال کی لوٹ مار اور ان کی جائدادوں کو آگ لگا دینے۔ نیز مسلمان مستورات کی بے حرمتی کی ابھی تک کوئی تحقیقات نہیں کی گئی مجرم ابھی تک کھلے بندوں پھر رہے ہیں۔ نہ ہی تحقیقاتی کمیشن نے ان باتوں کے متعلق کوئی شہادات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے مسلمانوں کو مصنوعی اور سراسر جھوٹے مقدمات میں پھانسا جا رہا ہے خان بہادر دین محمد کا داخلہ پہلے روک دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں وہ سرکاری مہمان بنا لئے گئے۔ انہوں نے کشمیر کے متعلق پریس کو جو بیان دیا ہے۔ مسلمان پبلک اس سے سخت ناراض ہے۔ اور وہ غیر جانبدارانہ نہیں سمجھا جاتا۔ مسلمانوں نے اپنی شکایات کے متعلق ۱۵ اگست کو جو بیان ہز ہائی نس کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ ایجی ٹیشن فرقہ وارانہ نہیں۔ اور ہندو حکام اسے خواہ مخواہ فرقہ وارانہ رنگ دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس کا سب سے بڑا مقصد ان کی خود مختاری اور فرعون مزاجی کا قلع قمع کرنا ہے۔ جس نے لوگوں کو غلاموں اور حیوانوں سے بھی زیادہ ذلیل کر رکھا ہے۔ مسلمانوں کے مطالبات قطعاً فرقہ وارانہ نہیں۔ بلکہ قومیت متحدہ کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور ان حد بندیوں کے ساتھ یہاں کے لوگ ریاستی پر جا منڈل پنجاب کی قرار دادوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مسلم نمائندگان نہایت زور کے ساتھ امدادی سرمایہ کی فراہمی کے لئے اپیل کرتے ہیں:۔

عارضی سمجھوتہ میں ریاستی حکام

اور

ہندوؤں کی رخنہ اندازیاں

وزیر اعظم کی پراسرار خموشی

سری نگر سے ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔ مسلم نمائندگان جموں بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ریاست نے جو مقدمات مسلمانوں پر دائر کر رکھے ہیں۔ واپس نہیں لئے گئے۔ بلکہ صرف ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ کسی موقوف شدہ ملازم کو بحال نہیں کیا گیا۔ حکومت چونکہ عارضی سمجھوتہ کی خلاف ورزی کر رہی ہے اس لئے ایجی ٹیشن قابو سے باہر ہو رہی ہے۔ سری نگر کی حالت بھی نازک ہے۔ ہندو مسلمانوں کی دوکانوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں۔ اور سخت بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بے حد اشتعال انگیز پبلک جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ جن میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کے مطالبات ہرگز پیش نہ ہونے دیں گے۔ ایسے جلسوں میں زیادہ تر سرکاری ملازم اور طلباء شریک ہوتے ہیں۔ ذمہ وار حکام پُراسرار طور پر خاموش ہیں لوگوں کو حکومت کی بدنیتی اور حسب سابق ہندوؤں کی خاطرداری کا پورا پورا یقین ہو چکا ہے۔ آج غیر مسلموں نے ڈوگرا ریونیو منسٹر کی تائید سے کاٹھی دروازہ کے مسلم قبرستان کے ایک حصہ کو دبا لینے کی کوشش کی۔ چار ہزار مسلمانوں نے پوری مدافعت کی۔ ابھی یہ معاملہ یونہی لٹک رہا ہے۔ معلوم نہیں کیا ہو۔ وزیر اعظم خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اور قطعاً کوئی نوٹس نہیں لیتا جس سے ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کے منشاء کے عین مطابق ہے۔ پنجابی ہندوؤں کے وفد کو ہز ہائی نس نے جو جواب دیا ہے۔ وہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ حکومت تاحال اپنے سابقہ نامعقول رویہ پر قائم ہے۔ سمجھوتہ کے متعلق حکومت کے رویہ پر غور کرنے کے لئے آج مسلم نمائندوں کی ایک میٹنگ ہونے والی ہے۔ رسوائے عالم بابا کاک مرتزبرادر اپنی شرانگیز سرگرمیوں میں بدستور لگا ہوا ہے۔ کمیشن کے سامنے جھوٹی شہادتیں فراہم کر رہا ہے۔ زمینداروں پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ مسلم نمائندگان مالی امداد کے لئے پھر اپیل کرتے ہیں۔

کشمیر ڈے کے متعلق مزید اطلاعات

۱۴ اگست کے کشمیر ڈے کے جلسوں کے متعلق تاحال اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اب صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ پنڈی سرہال ضلع اٹک۔ ۲۔ سوگڑہ ضلع کٹک۔ ۳۔ ٹھٹہ ضلع کیمل پور۔ ۴۔ انچولی ضلع میرٹھ ۵۔ امروہہ۔ ۶۔ گوکھووال چک ۲۷۶ ۷۔ کوٹلی خواجہ ضلع سیالکوٹ۔ ۸۔ چک ۲۳۸ ضلع لائل پور۔ ۹۔ کمیرا باجوہ ضلع سیالکوٹ۔ ۱۰۔ رکھ مور جھنگی ضلع ڈیرہ غازیخان ۱۱۔ جیاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ۱۲۔ مارلوئی۔ ۱۳۔ ڈومیال۔ ۱۴۔ جابگا۔ ۱۵۔ گڑھی۔ ۱۶۔ جنڈ ضلع اٹک۔ ۱۷۔ مونی ضلع ہوشیارپور۔ ۱۸۔ بوتھ گڑھ ۱۹۔ کووال۔ ۲۰۔ سبووال۔ ۲۱۔ جگہ۔ ۲۲۔ کنگنہ۔ ۲۳۔ باچور۔ ۲۴۔ کھوجبہ ۲۵۔ حسن پور کلاں۔ ضلع ہوشیارپور۔ ۲۶۔ حافظ آباد۔ ۲۷۔ بسال ضلع اٹک۔

مظلومین کشمیر کیلئے چندہ

قصبہ راہوں ضلع جالندھر میں کشمیر ڈے کے موقعہ پر امداد مظلومین کشمیر کے لئے چندہ جمع ہوا۔ اس میں سے فیس منی آرڈر اور ایک آدھ ٹکٹ لفافہ وضع کرکے باقی روپیہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو ارسال کئے گئے۔ مندرجہ بالا رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔ خاکسار محمد عبد الحق سیکرٹری کشمیر چوہدری محمد عبد الرحمن خان صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ عہ چوہدری غلام مرتضیٰ خان صاحب عہ حاجی رحمت اللہ صاحب حمدی عہ مولوی عبد المجید خان صاحب حمدی عہ چوہدری اللہ بخش صاحب عہ سائیں روشن شاہ صاحب عہ چوہدری محمد رفیق خان صاحب ممبر میونسپلٹی عہ چوہدری محمد اکرام خانصاحب نمبردار عہ چوہدری خان محمد صاحب از برنالہ عہ چوہدری عبد الرزاق خانصاحب عہ چوہدری احمدی خانصاحب جملہ چوہدری رحمت خانصاحب از کریم پور عہ میر گلاب الدین صاحب عہ چوہدری الہی خانصاحب جملہ رانا محمد اکبر خانصاحب از ہرپانہ عہ چوہدری محمد صدیق صاحب بناری عہ میاں ڈوگر صاحب از بیریاں ۸؍ میاں فیض محمد صاحب از سلیم پور ۸؍ حکیم نظام الدین صاحب ۲؍ متفرق از اندرون جلسہ للعہ۔ ڈاکٹر خادم حسین خانصاحب عہ چوہدری سرفراز خانصاحب از برنالہ عہ کل للعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

مسلمانانِ کشمیر کے متعلق ہندوؤں کی غلط بیانیاں

مسلمانوں کو دشمنوں کی فتنہ انگیزی سے بچنا چاہیئے

عارضی سمجھوتہ اور ہندو

جس دن سے بعض درد مند اور سر فروش مسلمانوں نے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال کر اور ہر قسم کے تشددات اور سختیاں۔ نقصانات اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے مسلمانانِ جموں و کشمیر کے حقوق کا مطالبہ شروع کیا ہے۔ اسی دن سے سرکاری اور غیر سرکاری ہندو۔ ہندو پریس میں ان اصحاب کو بدنام کرنے۔ اور مسلمانوں کو ان سے متنفر کرنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ لیکن جب سے ریاست اور مسلمانوں کے بعض نمائندوں میں عارضی سمجھوتہ ہوا ہے۔ ہندوؤں کے ہاتھ میں مسلمان کارکنوں پر طرح طرح کے الزام لگانے اور انہیں مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کا بہت بڑا حربہ آگیا ہے۔

سیاسیات میں غلطی کھانا

اس میں شبہ نہیں۔ کہ مسلمان نمائندوں نے ایسے معاملات کا کافی تجربہ نہ رکھنے کی وجہ سے عارضی سمجھوتہ کی شرائط میں کئی پہلوؤں سے غلطی کی۔ اور نہایت کامیابی سے چلتے ہوئے کام میں اپنے ہاتھوں مشکلات پیدا کر لیں۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی سابقہ قربانیوں۔ اور قومی خدمات کو قطعاً نظر انداز کر دیا جائے۔ اور ہندوؤں کی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے ان نمائندوں کے متعلق مخالفانہ رویہ اختیار کر لیا جائے۔ سیاسیات کے میدان میں اور خاص کر جبکہ مقابلہ زبردست حکومت اور نہایت کمزور اور ستم رسیدہ رعایا میں ہو۔ ایسے حالات کا پیدا ہو جانا کوئی بعید بات نہیں۔ ہمارے سامنے تو اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہ اور تو اور خود گاندھی جی بھی جنہیں ہندو صاحبان دنیا کا سب سے بڑا مدبر اور سیاست دان قرار دیتے ہیں۔ بار ہا بڑی بڑی غلطیاں کر چکے۔ اور خطرناک ٹھوکریں کھا چکے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ خود ہمالیہ پہاڑ سے بڑی غلطیاں کرنے کا اقرار کر چکے ہیں۔ لیکن ہندوؤں نے نہ تو انہیں برا بھلا کہہ کر ان کی تحقیر کی۔ اور نہ ان کی راہ نمائی کو ترک کیا۔ بلکہ بدستور انہیں اپنا نجات دہندہ سمجھے ہوئے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمانانِ کشمیر اپنے نمائندوں کی پہلی غلطی کی وجہ سے ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ اور ہندو انہیں جس غلط اور تباہ کن راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس پر چلنے لگ جائیں۔

ہندوؤں کی مسلمانوں سے ہمدردی کی حقیقت

ہندو اخبارات عارضی سمجھوتہ کی آڑ میں مسلمان نمائندوں کو "عام مسلمانوں سے غداری" کا مرتکب قرار دے کر، خود "ہاتھ رنگ لینے" والے بتا رہے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے جو لوگ مسلمانوں کے تمام جائز حقوق اور مبنی بر انصاف مطالبات کی اندھا دھند مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو ریاست سے مسلمانوں پر ہر قسم کی سختی اور تشدد کرنے کا بار بار مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ اب مسلمانوں کے ایسے خیر خواہ اور ہمدرد بن گئے ہیں۔ کہ مسلمان راہنماؤں کی غلطی کو مسلمانوں کے مفاد کے لئے نقصان رسان سمجھ کر ان کو "غدار" قرار دے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بتا رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے ایسے راہ نماؤں سے قطع تعلق کر لیں بلکہ اس قسم کے مشوروں سے ان کی ایک ہی غرض ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں میں پھوٹ اور تفرقہ ڈال کر اور مخلص کارکنوں کی خدمات سے محروم کر کے انہیں ذلت و ادبار کے اسی گڑھے میں ڈالے رکھیں۔ جس میں مسلمان اس وقت پڑے ہوئے ہیں۔ اور جس سے نکلنے کی معمولی سی کوشش اور سعی نے تمام ہندوؤں کو ان کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔

مسلمان نمائندوں پر الزامات

اس مقصد اور مدعا کی خاطر مسلمان نمائندوں کو جس قسم کے الزامات کا ہدف بنایا جا رہا ہے اور ریاست کی طرف سے ہندو اخبارات کو فراہم کئے جا رہے ہیں۔ ان کا نمونہ ذیل کی اس مراسلت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جو ۳۱ اگست کو سری نگر سے بھیجی گئی۔ اور جس میں لکھا گیا ہے:

"معتبر حلقوں میں یہ افواہ بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے۔ کہ فسادی مسلمانوں کے لیڈروں نے اندرونی طور پر بڑی عجیب شرائط پر صلح کی ہے۔ ان شرائط سے یہ بات اب پردہ میں نہیں رہی۔ کہ ان لوگوں نے یہ سب ایجی ٹیشن اپنی ذاتی اغراض کی وجہ سے شروع کی تھی۔ اور انہوں نے سب کچھ اپنے فائدہ کے لئے کیا ہے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سعد الدین کو سرکاری بقایا معاف کر دیا گیا ہے۔ غلام احمد کو دو صد روپیہ ماہوار کی سرکاری ملازمت مل جائے گی۔ گوہر رحمٰن کو موقوفی کی بجائے بحال کیا جائے گا۔ اور اس کی تنخواہ بھی دوگنی کر دی گئی ہے۔ غلام عباس کو منصفی کا امیدوار منظور کر لیا گیا ہے۔ اور اسے جلدی کوئی ملازمت مل جائے گی۔ عبد اللہ جو باغیوں کا سب سے بڑا لیڈر ہے۔ وہ خاص طور پر فائدہ میں رہے گا۔ اسے سرکاری روپیہ پر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے یورپ بھیجا جائے گا۔ اور مالی امداد دی جائے گی۔ اسی طرح یعقوب رجسٹرار کو بھی خاص مراعات دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ عبد اللہ وکیل کو کسی خاص فنڈ کے بہانہ سے ۵۰ ہزار روپیہ دیا جائے گا۔ ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ غدار پارٹی کے باقی ممبروں کو بھی اسی طرح فائدہ پہونچایا گیا ہے۔" (ویر بھارت ۳ ستمبر ۱۹۳۱ء)

ان سطور کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ یہ ساری داستان محض مسلمان نمائندوں کو بدنام کرنے اور مسلم پبلک کو ان سے متنفر کرنے کے لئے گھڑی گئی ہے۔

جھوٹے الزامات کے متعلق ریاست کی خاموشی

تعجب ہے۔ ریاست کا محکمہ نشر و اشاعت جو معمولی معمولی بات کے متعلق اپنی طرف سے اعلان شائع کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس بارے میں بالکل خاموشی اختیار کر کے اس قسم کے لغو بیانات کو تقویت پہونچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ اس قسم کی باتوں سے مسلمان نمائندوں کی پوزیشن کو اتنا نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ جتنا خود ریاست کی پوزیشن پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے متعلق اس قسم کی افواہیں اڑانے والے وہی لوگ ہیں۔ جو ان کے مد مقابل بنے ہوئے ہیں۔ اور جو ہر ناجائز سے ناجائز طریق سے انہیں نقصان پہونچانے۔ اور حق

سے محروم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں وُہ ریاست کے سب سے بڑے خیرخواہ اور ہمدرد کہلاتے ہیں۔ ان کی طرف سے جب ریاست کے متعلق یہ بیان کیا جائے۔ کہ ریاست نے مسلمان نمائندوں کو ذاتی مراعات دے کر یا بالفاظ دیگر رشوت دے کر عام مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہُوا۔ کہ ریاست اپنی مسلمان رعایا کے جائز اور ضروری حقوق پر غاصبانہ قبضہ جمائے رکھنے کے لئے بے حد افسوسناک ذرائع سے کام لے رہی ہے اور اس طرح اور لوگوں کو بھی اس بات کی دعوت دے رہی ہے کہ وُہ اسی قسم کا طریق عمل اختیار کر کے ذاتی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں ٭

ظاہر ہے۔ ریاست کا یہ طریق عمل نہ صرف اس کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ قرار دیا جائے گا۔ بلکہ اس طرح ملک میں امن و امان قائم ہونا بھی ناممکن ہے۔ پس ریاست کا فرض ہے کہ جلد سے جلد اس قسم کی تمام افواہوں کی پُر زور تردید کر کے اپنی پوزیشن صاف کرے ٭

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

لیکن اگر ریاست اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو مسلمانوں کو مخالف فریق کی اس قسم کی باتوں کے متعلق نہایت تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے نمائندوں کے متعلق کوئی ایسی بات روا نہ رکھنی چاہیئے جو ان کی عزت و وقار کے خلاف ہو۔ اور جس سے ان کی نمائندگی پر بُرا اثر پڑے۔ کیونکہ اس کا نقصان خود مسلمانوں کو ہی پہنچیگا مسلمانوں میں اور خاص کر ریاست کے مسلمانوں میں کام کرنے والوں کی پہلے ہی بُہت کمی ہے۔ اور جب یہ خطرہ ہو۔ کہ مسلمان دُشمن کے بے سروپا اور جھوٹے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر کام کرنے والوں کی عزت و آبرو کے درپے ہو جائیں گے اور دوست دشمن میں تمیز نہ کریں گے۔ تو کون اپنے آپ کو خطرات اور مشکلات میں ڈال کر میدانِ عمل میں آنے کی جرأت کرے گا اس طرح مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کو جو نقصان پہونچیگا اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے ٭

پس اس پہلو کے متعلق نہایت دانشمندی اور تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ اور نمائندوں کی اس وقت تک پوری پوری عزت و تکریم روا رکھنی چاہیئے۔ جب تک وُہ قوم اور ملت کے لئے ہر قسم کی قربانی۔ اور ایثار کے لئے تیار رہیں ٭

مسلمان نمائندوں کے بیانات

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمان نمائندوں نے اپنے متعلق فریق مخالف کی غلط بیانیوں کی تردید کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے۔ وُہ نہایت خوش کن ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں اسی طرح قوم کا درد اور قربانی کی رُوح موجود ہے جس طرح پہلے تھی۔ چنانچہ ۲۸ اگست مسلمانان سری نگر کے ایک عظیم الشان جلسہ میں جس کے حاضرین کی تعداد کا اندازہ ساٹھ ہزار لگایا گیا ہے۔ مسلمان نمائندوں نے عارضی سمجھوتہ کی تشریح کرتے ہوئے جو تقریریں کیں۔ وُہ تمام غلط بیانیوں کو دُور کر دینے والی تھیں۔ مولوی سید یوسف شاہ صاحب میرواعظ نے فرمایا

"عارضی سمجھوتہ کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ خدانخواستہ ہم نے اپنے مطالبات ترک کر دیئے ہیں۔ یہ عارضی صلح ہے۔ حکومتِ کشمیر نے ہم سے التجا کی ہے۔ کہ ہم ان شرائط پر کچھ عرصہ کاربند رہیں۔ حکومتِ کشمیر نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اس اثناء میں وُہ غور و فکر کے بعد ہمارے مطالبات بھی منظور کر لے گی۔ میں خدا کے گھر میں کھڑا ہو کر عہد کرتا ہوں۔ کہ یوسف شاہ مرتے دم تک قوم سے غداری نہ کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ حکومت ہمیں دھوکا دے رہی ہے۔ اگر اس میں کچھ حقیقت ہُوئی۔ تو ہم اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے۔ لیکن اپنا ایک ایک مطالبہ پورا کرا کے رہیں گے"

اسی طرح شیخ محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے کہا:

"میرے متعلق مسلمانوں میں کسی دشمنِ اسلام نے یہ غلط بات پھیلا دی ہے۔ کہ میں حکومت سے کچھ لے کر اس سے مل گیا ہوں۔ اور قوم کی خدمت سے خدانخواستہ میں نے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میرے ہاتھ میں قرآن شریف ہے۔ اور میں خانۂ خدا میں کھڑا ہوں۔ اس لئے مونہہ سے جو کلمہ نکلا۔ یا نکلیگا۔ وُہ خدا کے فضل سے راستگوئی اور صداقت پر مبنی ہوگا۔ میں نے مقدس آسمانی کتاب کو ہاتھ میں لے کر اور اسی خانۂ خدا میں آپ لوگوں سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں مرتے دم تک انشاء اللہ آپ لوگوں کا ادنیٰ خادم بن کر رہونگا۔ اور آپ نے بھی اس ناچیز کو اسی وعدہ پر اپنے محبوب ترین نمائندوں میں داخل کر لیا تھا۔ میں آج تک اس عہد پر قائم ہوں۔ اور آپ کو بھی قائم رہنا چاہیئے۔ آج میں پھر عہد کرتا ہوں۔ کہ جب تک عبد اللہ کے اس خاکی جسم میں جان ہے وُہ اپنی قوم کا ادنےٰ غلام ہونے کی حیثیت سے اپنی جان سے بھی زیادہ قوم کو عزیز سمجھیگا۔ حتےٰ کہ اگر قومی ضرورت پیش آئی۔ تو اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ اگر زندگی رہی۔ تو آپ لوگ دیکھ لیں گے۔ کہ ہم حکومت سے اپنا ایک ایک مطالبہ منوا کر رہیں گے۔ اور حکومت نے ہمارے ساتھ دو ماہ کی میعاد رکھی ہے۔ اگر اس اثناء میں اس نے دغا کی۔ تو ہم نہ خود چین سے بیٹھیں گے۔ نہ اسے چین سے بیٹھنے دیں گے۔ اور قوم کی خاطر اس قدر قربانیاں کریں گے۔ کہ حکومت کشمیر۔ حکومت ہند اور دُنیا دنگ رہ جائے گی"

جن نمائندوں کے یہ عزم اور ارادے ہوں۔ جو اپنے خلوص اور نیک نیتی کا اس طرح یقین دلا رہے ہوں۔ ان کی نیتوں پر شک کرنا اور دشمن کے پیدا کئے ہُوئے شکوک کو کوئی وقعت دینا نہایت ہی قابلِ افسوس بات ہو گی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ مسلمانان ریاست اپنے نمائندوں کی قدر و عظمت میں کسی قسم کا فرق نہ آنے دیں گے۔ اور اپنے مطالبات پورے کرانے اور اپنے حقوق حاصل کرنے میں ان کی پوری پوری حمایت اور تائید کریں گے۔

چٹاگانگ کے مُسلمان انسپکٹر پولیس کا قتل

انگریز اعلےٰ افسروں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں نے مسلمان افسروں کو قتل کرنے کی نہایت شرمناک حرکات بھی شروع کر دی ہیں۔ جیسا کہ حال میں چٹاگانگ کے ایک مسلمان انسپکٹر پولیس کو قتل کر دیا گیا۔ ہندو عام طور پر اگرچہ تشدد سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے حادثات بتا رہے ہیں۔ کہ ان کے پس پشت بہت بڑی سازش کام کر رہی ہے۔ اور یہ سب کچھ سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اس وقت تک اس قسم کے جس قدر واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں حملہ آور عموماً ادنےٰ درجہ کے اور بے حقیقت ہندو ہیں۔ جس میں یہ مصلحت ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ کہ مقتول کے مقابلہ میں قاتل اگر گرفتار ہو کر کیفر کردار کو بھی پہنچا دیا جائے تو کوئی ایسا نقصان نہ ہو جسے کچھ وقعت دی جا سکے۔ یہی بات قتل و خونریزی کے واقعات کو سازش کا نتیجہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ علاوہ ازیں جہاں تک ممکن ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور قابلِ تعریف بتانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ ان حالات میں جب مسلمانوں پر بھی وار ہونے لگیں۔ اور انہیں بھی نشانہ ستم بنانا شروع کر دیا جائے۔ تو لازمی ہے۔ کہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو۔ اور وُہ آپے میں نہ رہیں۔ چٹاگانگ میں مسلمان انسپکٹر کو ۱۶ سالہ ہندو کے ذریعہ قتل کرانے پر جو کچھ ہُوا۔ وُہ اسی کا نتیجہ تھا۔ ہندوؤں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تشدد کا دروازہ کھول کر وُہ بھی امن میں نہیں رہ سکتے ٭

ادنیٰ اقوام پر ہندوؤں کے مظالم

ہندو دراصل ایک ایسی تنگدل اور کینہ پرور قوم کا نام ہے۔ جو ہزارہا سال سے نہ صرف ان لوگوں کو جو ہندو کہلاتے ہیں۔ ابتدائی انسانی حقوق نہیں دے سکی۔ بلکہ اب تک انہیں شرمناک مظالم کا تختۂ مشق بنائے ہُوئے ہے۔ اور آئے دن اس قسم کی مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ چنانچہ مالابار کے ایک مقام شادی پوم کی یکم ستمبر کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے آدی دراوڑ لوگوں نے ایک پُرامن جلوس نکالا

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح علیہ السّلام کے صعود الی السماء کا مسئلہ

حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی ہتک

فیج اعوج کے مسلمانوں میں زمانۂ نبوت سے بُعد کی وجہ سے ایسی بیسیوں غلطیاں پیدا ہو گئیں۔ جو اسلام اور قرآن کی نصوص بیّنہ کے خلاف تھیں۔ اور جن کو اسلام کی طرف منسوب کرنا اغیار کی نگاہوں میں اسلام کو بدنام کرنے کے مترادف تھا۔

ایک خطرناک غلطی

انہی خطرناک غلطیوں میں سے ایک غلطی مسیح ناصری کی حیات کا عقیدہ ہے۔ جو مسلمانوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے بعض مخفی اثرات کی وجہ سے پیدا ہو گیا۔ اور جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمان مرتد ہو کر عیسائیت کی گود میں چلے گئے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے۔ اور روح پر غم اور حزن کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جب ایک دردمند انسان حیات مسیح کے عقیدہ کا یہ الم انگیز نتیجہ دیکھتا ہے۔ کیونکہ اسے دیکھنے کے لئے کسی باغیرت مسلم کی آنکھ تیار نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں نے جب اپنی زبان سے کہا۔ کہ مسیح ناصری جو رسول الی بنی اسرائیل تھے۔ چرخ چہارم پر زندہ موجود ہیں۔ اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر ہی مدینہ طیبہ میں مدفون ہیں۔ تو عیسائیوں کو یہ پوچھنے کا موقعہ مل گیا۔ کہ بتاؤ جب یسوع مسیح زندہ ہیں۔ اور بانی اسلام فوت شدہ۔ تو ان میں سے افضل کون ہوا۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی دنیا کے لئے مفید ہو سکتی۔ تو خدا ان کو طولانی عمر عطا فرماتا۔ اور جب دشمن انہیں سخت ایذا پہنچا رہے تھے۔ اور ہر طرح سے تنگ کر رہے تھے۔ انہیں آسمان پر اٹھا لیتا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اس کے مقابلہ میں خدا نے یسوع مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اب تک زندہ رکھا ہوا ہے بلکہ اسی کو مسلمانوں کی اصلاح کے لئے بھیجیگا۔

یہ باتیں تم مانتے ہو۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا کے نزدیک جو زیادہ محبوب اور اسکی مخلوق کیلئے زیادہ فائدہ رساں تھا اسی کو اس نے اتنی لمبی عمر عطا کی۔ اس کے مقابلہ میں خاتم النبیین اور تمام نبیوں سے افضل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت تھوڑی عمر دی۔ پس معلوم ہوا۔ یسوع مسیح کا درجہ نبیوں سے بلند ہے۔ اور وہ الوہیت کا ہی درجہ ہے۔ کیونکہ اسے وہ فضیلت دی گئی۔ جو تمام نبیوں کے سردار کو بھی نہ دی گئی۔ اب مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ یسوع مسیح کی الوہیت کے قائل ہو کر عیسائیت کے حلقہ بگوش بن جائیں۔

عیسائیوں کا مطالبہ

عیسائیوں کا یہ مطالبہ آسان نہ تھا۔ کہ مسلمانوں میں سے ہزاروں اس کا جواب نہ دے سکے۔ اور انہیں اس عقیدہ کے ماتحت مجبوراً سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

مسلمان عیسائیت کی گود میں

مسلمانوں کی سادہ لوحی سے عیسائیت کا یہ حربہ ایسا کارگر ثابت ہوا۔ کہ وہی مسلمان جو قرآن کریم کے نام لیوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق و شیدا تھے۔ اور آپ پر درود بھیجنا سعادت دارین سمجھتے تھے۔ وہی عیسائیت کا شکار ہو کر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ناپاک اعتراضات کرنے لگ گئے۔

دراصل حیات مسیح کا عقیدہ نہایت ہی نقصان رساں اور تباہ کن ہے۔ اور اسکی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ہتک ہوتی ہے۔

حضرت عیسیٰ کو کیوں زندہ رکھا گیا

سمجھ میں نہیں آتا حیات مسیح کے دلدادہ مسلمان کیوں اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ اگر کوئی نبی باعتبار اپنے ذاتی اوصاف کے اور بلحاظ اپنے شاندار کارناموں کے اس قابل تھا۔ کہ اسے لمبا عرصہ زندہ رکھا جاتا۔ تو وہ محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہستے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ۶۳ برس کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سینکڑوں برس سے آسمان پر زندہ بٹھا رکھا ہے۔ آخر دیگر عظیم الشان انبیاء کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونسی خصوصیت حاصل تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے سب انبیاء سے نرالا سلوک آپ کے ساتھ کیا۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ کس رنگ میں بڑھ کر تھے۔ یا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام پر انہیں کی فضیلت حاصل تھی یا پھر کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی شان زیادہ اعلیٰ تھی اور کیا ان تمام انبیاء کی نسبت جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ انہیں روحانیت کے لحاظ سے کوئی خاص بات حاصل تھی۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ بلکہ وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح ایک نبی تھے۔ تو پھر خدا تعالیٰ نے کیوں ان سے ایسا سلوک کیا۔ جو کسی اور نبی سے نہیں کیا۔

کیا حضرت عیسیٰ کو دیگر انبیاء سے بڑھکر مصائب آئے

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ چونکہ یہودیوں نے آپ کو سخت تکالیف پہنچائی تھیں۔ اس لئے خدا نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ تو اس میں بھی کوئی وزن نہیں۔ کیونکہ اور انبیاء کو بھی نہایت ہی دردناک مصائب مخالفین کی طرف سے پیش آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کئی سال قید خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں مقید رکھا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں کی تکالیف سے تنگ آکر ملک بدر ہونا پڑا۔ پھر سب سے بڑھ کر سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں نے اس قدر تنگ کیا۔ اتنا ستایا۔ اور دکھ دیا۔ کہ آپ کو اپنا پیارا وطن چھوڑنا پڑا۔ اپنی حفاظت کے لئے غار میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ پھر کبھی آپ ٹخنوں تک لہو لہان ہوئے۔ کبھی آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ کبھی آپ کا سر مبارک خون آلودہ ہوا۔ خدا نے اپنے پیارے اور محبوب کی یہ تمام تکالیف دیکھیں۔ مگر آسمان پر نہ اٹھایا اور زمین پر ہی رکھا۔ ان تکالیف کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونسی غیر معمولی تکلیف پہنچی۔ کہ خدا نے جھٹ فرشتہ بھیج کر چھت کے سوراخ میں سے نکال کر چوتھے آسمان پر انہیں اٹھا لیا۔

غرض اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک جو تمام نبیوں کے ساتھ رہا ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا کی یہ سنت نہیں۔ کہ وہ دشمنوں سے بچانے کے لئے نبی کو آسمان پر اٹھائے۔ بلکہ وہ زمین پر رکھ کر ہی انہیں دشمنوں سے بچاتا۔ اور اس طرح ان کی صداقت ظاہر کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے میں رسول کریم کی ہتک

پھر کہا جاتا ہے۔ آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آسمان سے وہی مسیح اتریں گے۔ جو آج سے قریباً دو ہزار سال پہلے آسمان پر چڑھائے گئے تھے۔ اول تو جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان پر گئے ہی نہیں۔ تو اترنا کیا۔ لیکن اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ تو پھر ان کے متعلق یہ سمجھنا کہ امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے انہیں ہی بھیجا جائے گا یہ بھی ایسا عقیدہ ہے جس سے امت محمدیہ کی جو خیر الامم ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو افضل الرسل ہیں اشد ترین ہتک ہوتی ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ کے رو سے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ امت محمدیہ کی اصلاح بنی اسرائیل کا ہی نبی آ کر کرے گا تو گویا امت محمدیہ میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور اتباع کے صدقے اور اسلام کی تعلیم پر چل کر کوئی مسیح نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے اپنے آخری شرعی کلام میں حتمی طور پر فرمادیا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اللہ کا محبوب بننے کے لئے صرف وہی راہ کھلی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھائی ہے۔ اور آپ کی اتباع میں ہی روحانی درجات حاصل ہو سکتے ہیں۔ مگر ایسے صاف اور واضح ارشاد الٰہی کو نظر انداز کر کے امت محمدیہ کو امت موسویہ کے ایک نبی کا شرمندۂ احسان بنایا جاتا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ پر حرف لایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی شریعت کو جاری کرنے والے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تو یہ شان ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ کی اصلاح کر سکے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی قوت قدسیہ نہیں رکھتے۔ کہ آپ کے افادہ سے مستفیض ہو کر کوئی آپ کا خادم آپ کی امت کا محسن بن سکے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک کی اتنی بڑی ہتک ہے جسے ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

ہر وہ انسان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلاتا۔ اور آپ کو تمام اولین و آخرین کا سردار یقین کرتا ہے اس کا فرض ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے دلیل زندگی اور بے ثبوت دوبارہ آمد کا خیال بھی دل میں نہ لائے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء کی طرح وفات یافتہ یقین کرے۔

وفات مسیح کا ثبوت

وہ لوگ جنہیں علماء نے غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے دریافت کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا کیا ثبوت ہے۔ اگر چہ ان کی وفات کا ثبوت دینا ہمارے ذمہ نہیں۔ کیونکہ ہر ایک جانتا ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں پیدا ہوا۔ فوت ہو گیا۔ اس سنت اللہ کے خلاف جو کسی کو زندہ سمجھتے ہوں، ثبوت ان کے ذمہ ہے۔ مگر بایں ہمہ اس جگہ ایک دو موٹی موٹی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

رسول آسمان پر نہیں جا سکتا

قرآن مجید میں آتا ہے۔ کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کیا۔ کہ ہم اس وقت تک تجھے خدا کا نبی اور رسول نہیں مان سکتے۔ جب تک تو زندہ آسمان پر نہ جائے۔ اور وہاں سے ایک ایسی کتاب نہ لائے۔ جسے ہم پڑھیں لو کہہ سکیں۔ کہ واقعی یہ آسمانی کتاب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہوتی۔ کہ وہ اپنے پیاروں کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لے۔ تو کفار کے اس مطالبہ کو ضرور پورا کیا جاتا۔ مگر قرآن مجید نے اس کا جو جواب دیا۔ وہ صعود الی السماء کے مسئلہ کو بالکل واضح کر دیتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا تو ان لوگوں سے کہدے۔ میں انسان ہوں۔ اور انسان ہونے کی وجہ سے میرا آسمان پر جانا ناممکن ہے۔ غور فرمائیں۔ کفار عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زندہ آسمان پر جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر ایسا ہو گیا۔ تو ہم فوراً ایمان لے آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بشر رسول سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس قرآن مجید کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ کسی رسول کا آسمان پر جانا اللہ تعالیٰ کی سنت کے صریح خلاف ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی رسول ہیں۔ اور یقیناً رسول ہیں۔ تو وہ بھی آسمان پر نہیں گئے۔

زندہ اور مردہ انسان کے لئے زمین ہی جائے قرار ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے بطور اصل قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ فیھا تحیون وفیھا تموتون۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے الم نجعل الارض کفاتا احیاء وامواتا۔ یعنی زندگی اور موت کی حدود دنیا میں ہی شروع ہوتی ہے۔ اور اسی میں ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص زندہ ہے۔ تو وہ زمین اور اسکی حدود کے اندر ہی رہیگا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ زمینی حدود سے باہر نکل کر بھی زندہ رہ سکے۔ اسی طرح انسان کی وفات بھی زمین میں ہی ہوگی۔ یہ آیات ظاہر کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کبھی انسان کو زمینی حدود سے باہر نہیں لے جاتا۔ انسان کی ساری کی ساری زندگی۔ اور پیدائش سے لے کر موت تک کا زمانہ اسی زمین پر گزرتا ہے۔ کسی اور جگہ نہیں۔ اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر جا سکتے ہیں۔ اور نہ وہاں زندہ رہ سکتے ہیں اور یہ کہنا۔ کہ خدا قادر ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔ نا سمجھی کی بات ہے۔ خدا بیشک قادر ہے۔ مگر اسکی قدرت اس کے سنن کے اور وہ قوانین کے خلاف نہیں ہوتی۔ خدا قادر ہے۔ کہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں بلکہ اس سے بھی قلیل ترین حصہ میں پورے قدو قامت کا انسان پیدا کر دے۔ مگر کبھی ایسا ہوا ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ تو قادر ہے۔ کہ وہ کسی شخص کو کرہ ارضی کے سوا بھی جہاں چاہے زندہ رکھے۔ مگر ایسی زندگی دینا اسکی سنت نہیں۔

مسلمانوں کو نصیحت

مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ جسقدر جلد ہو سکے اس گمراہ کن عقیدہ کو ترک کر دیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے اہل علم اور سنجیدہ طبقہ اس امر کا قائل ہو چکا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اسی حقیقت کے معترف ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ عیسائیت کا یہ بت انشاء اللہ کاسر الصلیب کے ہاتھوں پاش پاش ہو کر ایکدن پیوند زمین ہو جائیگا۔

مہدی موعود کہاں ہیں؟

احادیث میں مہدی موعود کے متعلق ایک علامت یہ بتائی گئی ہے۔ یاتی علی الناس زمان لا یبقی من القرآن الا رسمہ ولا من الاسلام الا اسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ فقھاء ذالک الزمان شر فقھاء تحت ظل السماء منھم خرجت الفتنۃ والیھم تعود (اخرجہ البیہقی) یعنے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آجائیگا۔ کہ قرآن رسم کے طور پر رہ جائیگا۔ اسلام کا صرف نام باقی ہوگا۔ مساجد آباد ہوں گی۔ مگر ہدایت سے ویران ہونگی۔ علماء زمانہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی میں سے فتنہ اٹھیگا۔ اور انہی کیطرف عود کریگا۔ نواب صدیق الحسن خان صاحب اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔ گویم مصداق تام این حدیث زمانہ ماست (حجج الکرامہ صفحہ ۲۶۹) یعنے اس حدیث کا صحیح مصداق ہمارا موجودہ زمانہ ہی ہے۔

پھر امراء کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لیاتین علی الناس زمان کثیر امراؤہ قلیل فقہاؤہ کثرات خطباؤہ مراؤن قراؤہ یتفقہون لغیر الدین یاکلون الدنیا کما تاکل النار الحطب الآ ان النار مثوی لھم وبئس للظالمین نزلا (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۱۲) روساء کے متعلق فرمایا۔ یخرج فی آخر الزمان قوم دجالا جبارا یفتنون الناس فیضلون۔ آخری زمانہ میں جابل پیر ہونگے۔ جو جھوٹے فتوے دے کر لوگوں کو اور زیادہ گمراہ کرینگے (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۱۲) عام مسلمانوں کے متعلق فرمایا۔ یاتین علی امتی ما اتیٰ علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل — — — — — — میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ جو بنی اسرائیل پر آچکا۔ یہ دونوں آپس میں ایسے مشابہ ہونگے۔ جیسے ایک جوتی دوسری جوتی سے۔ اس حدیث کے متعلق بھی نواب صدیق الحسن خان صاحب نے لکھا ہے۔ کہ آج کل کے لوگ اسکے مصداق بن رہے ہیں۔ (دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۲۱۰) پھر عام علامات اس زمانہ کی یہ بیان کی گئی تھیں۔ کہ اسوقت علم قرآنی اٹھ جائیگا۔ شراب خوری کی کثرت ہوگی۔ زنا کاری عام ہوگی۔ ناجائز ولادت کی کثرت۔ خلاف وضع فطرت جرائم کا ارتکاب۔ جھوٹی گواہی۔ دین سے بے پرواہی اور دنیا میں محو رہنا۔ کثرت ارتداد اسلام میں فتنوں کا ظہور۔ عورتوں کا لباس ہوگا۔ کہ وہ برہنہ نظر آئینگی۔ پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ دریا خشک کئے جائیں گے۔ لوگوں میں میل جول بڑھ جائیگا۔ وسائل سفر بکثرت پیدا ہو جائیں گے۔ لڑکیوں کو قتل کرنے کی روک تھام ہو جائیگی۔ کتابیں کثرت سے شائع ہونگی۔ ستارے گریں گے۔ بادشاہوں کے دلوں سے صدق بچوں کے دل سے عزت عورتوں سے شرم اور ابیات شفقت مفقود ہو جائیگی۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جائیگی۔ اور دجال یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض یعنی طاعون کا ظہور ہوگا۔ یہ علامات تھیں۔ جو آخری زمانہ کے متعلق بتائی گئیں تھیں۔ اور آج ساری کی ساری پوری ہو چکی ہیں [illegible]

احمدیہ خواتین کی مسجد لنڈن کی مرمت کیلئے مالی قربانی

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک مرمت مسجد لنڈن شائع کی جا چکی ہے۔ اور بیت المال کی طرف سے فوری جوابات حصول کے لئے تحریک کے ساتھ ایک کارڈ بھی رکھ دیا گیا تھا تاکہ مناسب کارروائی سے احباب اطلاع دیں۔ میرے پاس اس وقت تک جو جوابات موصول ہوئے ہیں۔ میں ان کو شائع کر دینا چاہتا ہوں۔ اور احمدی بہنوں کی قربانی اور اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ میں یہ بھی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ابھی یہ چند جوابات ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کی مستورات حضرت خلیفۃ المسیح کے ان الفاظ کے ماتحت کہ

"اے بہنو یاد رکھو کہ اس وقت ساری دنیا میں اسلام کی خدمت احمدیوں کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو اس عظیم الشان ذمہ واری کا ملنا کوئی معمولی انعام نہیں۔ یہ وہ انعام ہے۔ کہ جس کے لئے جسم کا ہر ذرہ بھی قربان کرنا پڑے۔ یہ قربانی اس انعام کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوگی۔ پس اپنے عمل سے یہ ثابت کر دو کہ اگر دوسری قوموں کی عورتیں مذہبی اور قومی کاموں سے بالکل بے پرواہ اور غافل ہیں۔ تو احمدی جماعت کی مستورات ایسی نہیں ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ دل دے رکھا ہے کہ ہر ایک آواز جو دین کے لئے دلشی جاتی ہے وہ اس پر لبیک کہتی ہیں۔ اور دین کی خدمت پر ان کے دل میں ملال نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ ان کا دل اس خوشی سے بھر جاتا ہے۔ کہ ان کو اس خوشی کے کام کرنے کا موقع ملا۔"

نہایت شرح صدر سے اپنا مال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور پیش کر رہی ہیں۔ اور ان کے دل میں یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ وہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں ایک دوسری سے بڑھ جائیں۔ بہر حال میں ذیل میں خلاصہ دیتے ہوئے۔ ہر ایک جگہ کی لجنہ اماء اللہ اور انجمن احمدیہ پر ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ خواتین کی اپیل کامیاب کرنے کے لئے وہ پورے طور پر کوشش کریں۔ اور فوری روپیہ بھجوائیں۔ اس لئے کہ مسجد لنڈن کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔

ذیل میں خطوط کا خلاصہ اور جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں:

فیض اللہ چک۔ کلو سوہل ضلع گورداسپور۔ ٹریگی ضلع امرت سر۔ اور حمہ۔ ہر سیاں۔ کریا بنگال۔ دھاڑی ضلع ملتان۔ ماسٹر محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر بسال اٹک۔ حسن پور ملتان۔ زرگری۔ کلکتہ۔ کالا گوجراں ضلع جہلم۔ بارموسے گجرات۔ کھاریاں۔ شادی وال گجرات۔ کیرٹ۔ چلیوٹ۔ شاہدرہ۔ ڈھلواں۔ غلام علی صاحب میانوالی۔ اوڑ ضلع جالندھر۔ ضیاء الحق صاحب ٹیکیدار گل پور۔ مذکورہ بالا جماعتوں سے صرف اطلاع ملی ہے کہ مرمت مسجد لنڈن کے چندہ کی کارروائی شروع کی گئی ہے۔

دہلی:۔ تحریک مسجد لنڈن پہنچ گئی ہے۔ اس چندہ کی فراہمی کے لئے۔ پوری کوشش اور سعی کی جائے گی اور بہت جلد چندہ بھیجا جائے گا:

حیدر آباد دکن۔ سیٹھ محمد غوث صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مسجد لنڈن کی مرمت کی اپیل پر کارروائی جاری ہو گئی ہے۔ اور میرے مکان پر ہی کام ہو رہا ہے۔ اس تحریر کے وقت تک ۷۰۰ روپیہ تک ہو چکے ہیں۔ اور ابھی کام جاری ہے

پونہ:۔ بابو ولی اللہ صاحب دفتر آب و ہوا تحریر فرماتے ہیں۔ احمدیہ خواتین میں اپیل پہنچا دی گئی کارروائی سے عنقریب اطلاع دی جائے گی:

چک ۹۹ شمالی۔ بشیر احمد صاحب انچارج سکرٹری تحریر فرماتے ہیں۔ کل ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپیل فراہمی چندہ برائے مرمت مسجد لنڈن موصول ہوئی۔ آج جلسہ جمعہ کے دوسرے حصہ میں تمام مستورات کو سنائی گئی۔ سننے کے بعد تمام مستورات نے حسب المقدور چندہ دیا۔ تمام عورتوں نے ایک آنہ سے لے کر ۱۔ ۱؎ روپیہ تک چندہ دیا۔ طلائی اور چاندی کے زیور علاوہ تھے۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے سونے اور چاندی کی انگوٹھیاں اتار کر دیں۔ کسی نے اپنے کانوں سے اور کسی نے اپنے گلے اور بازوؤں سے سونے کے زیورات دیئے۔ ہم لوگ زمیندار تو پہلے ہی [illegible] رہے ہیں۔ جیو کہ معاملہ کی ادائیگی کی اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن باوجود اس کے عورتوں نے اپنے پہنے ہوئے زیورات اپیل سنتے ہی جوا سے کر دیئے

مجھے امید ہے کہ اور بہت سی خواتین حضرت اقدس کی تحریک چندہ خواتین کو کامیاب کرنے کے لئے پوری سعی اور کوشش فرماویں۔ کیونکہ مسجد لنڈن احمدیہ خواتین کی ہی ہے:

ناظر بیت المال

وصولی چندہ مرمت مسجد لنڈن

ابھی مرمت مسجد لنڈن کی تحریک کو بھیجے ہوئے ایک ہفتہ ہی گزرا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تک جس قدر رقوم داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل رقوم داخل ہو چکی ہیں:

۱۔ اہلیہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل قادیان صرف انگشتری طلائی
۲۔ نانا صاحب مرحوم بشارت احمد پسر ایضاً ۔۔۔ ؎
۳۔ نانی صاحبہ ″ ″ ″ ۔۔۔ ؎
۴۔ مسیح الدین صاحب سکول ماسٹر لنڈی کوتل ۔۔۔ ؎
۵۔ چوہدری غلام احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس رحیم یار خان ۔۔۔ ؎
۶۔ عاشق محمد صاحب گرداور جہانیاں ۔۔۔ ؎
۷۔ مہر محمد صاحب اہل کیپٹی کمبور ضلع کامل پور ۔۔۔ ؎
۸۔ جماعت مردان ۔۔۔ ؎
۹۔ مولوی غلام نبی صاحب ڈسکہ ۔۔۔ [illegible]

اس رقم کی نسبت بظاہر کرنا ضروری ہے کہ ڈسکہ میں مندرجہ ذیل کارروائی اس چندہ کے متعلق ہوئی ہے۔ مکرمی چوہدری ظفر اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لاء معہ اپنی والدہ و دیگر خواتین خاندان کل ہی تشریف لے آئے تھے انہوں نے بعد نماز جمعہ مستورات میں چندہ کی تحریک کے متعلق مستورات کے چندہ کی اہمیت میں ایک پر زور تقریر اور پر اثر تقریر کی۔ اور اس سے پیشتر بھی اخبار الفضل سے گھروں میں وہ تحریک سنا چکے تھے۔ اس پر جو فوری چندہ وصول ہوا۔ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ والدہ صاحبہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ایک تلو نقد
۲۔ ہمشیرہ صاحبہ ″ ۲۵ نقد
۳۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ۱۰۰ قیمت [illegible] کڑے طلائی دو عدد وزنی ۶ تولہ
۴۔ [illegible] صاحب ۴۔ ۷ چھاپ طلائی وزنی [illegible]
۵۔ اہلیہ میاں بڈھا صاحب [illegible] ۔۔۔ ڈنڈی نقرئی یک
۶۔ چوہدری بہاول بخش صاحب ۔۔۔ چوڑی ″ ″
۷۔ حسین بی بی صاحبہ والدہ مستری ابراہیم ″ ″ ″
۸۔ اہلیہ مستری الدین صاحب ″ ″ ″
۹۔ اہلیہ مستری محمد دین صاحب ۔۔ ۱۰ نقد
۱۰۔ کرم بی بی صاحبہ والدہ محمد دین صاحب ۔۔ ۴ نقد
۱۱۔ اہلیہ منشی غلام نبی صاحب مدرس } کڑے نقرئی وزنی ۴۴ تولہ
۱۲۔ چوڑی یک نقرئی ۔۔ ۹۔ ۱۲ } قیمت کڑا دو عدد اور چوڑی
۱۳۔ حاکم بی بی صاحبہ بہو [illegible] خان صاحب ۔۔۔ ۱ نقد
۱۴۔ [illegible] ۔۔۔ ۲ نقد

[illegible] بیگم صاحب اہلیہ محمد اسماعیل صاحب زرگر ۔ ۔ ۴۔ ۴ نقد ۔ حسین بی بی زوجہ مستری محمد دین صاحب ۔ ۔ ۔ [illegible]

نظارتوں کے اعلانات

نظارت اعلیٰ کے اعلانات

حسب ذیل احمدیہ انجمنوں کے کارکنوں کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ بھینی ضلع گورداسپور

مولوی خورشید احمد صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت
چوہدری نور محمد صاحب سکرٹری دعوۃ و تبلیغ
چوہدری فتح محمد صاحب سکرٹری امور عامہ
چوہدری صدرالدین صاحب سکرٹری بیت المال

جماعت احمدیہ بھومل وڈالہ ضلع امرتسر

فضل حق صاحب جنرل سکرٹری
چوہدری محمد عبد الحق صاحب سکرٹری تبلیغ و محاسب

جماعت احمدیہ منٹگمری

چوہدری محمد شریف صاحب وکیل پریزیڈنٹ
میر احمد حسن صاحب وائس پریزیڈنٹ
بابو غلام حسین صاحب سکرٹری تبلیغ (تمام تحصیل کیلئے)
بابو ممتاز علی صاحب نائب (مقامی) سکرٹری
بابو نذیر احمد خان صاحب سکرٹری مال
سید محمد شاہ صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ ٹھڑوال

چوہدری ولی داد صاحب انجمن احمدیہ ٹھڑوال ضلع سیالکوٹ کے پریزیڈنٹ منظور کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کوہ مری

بابو انشاء اللہ خان صاحب انجمن احمدیہ کوہ مری کے جنرل سکرٹری و محاسب منظور کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ تونڈی والی

منشی غلام حیدر صاحب پریزیڈنٹ
میر اللہ بخش صاحب منشی فاضل سکرٹری

تبلیغی تنظیم

ضلع ملتان کے ناظم تبلیغ شیخ فضل الرحمن صاحب (تحصیل ملتان کے انسپکٹر تبلیغ خواجہ عبد الرحمن صاحب) ملتان نے منتخب کئے ہیں ان کا تقرر منظور ہے۔ (شجاع آباد، خانیوال، شجاع آباد، لودھراں، میلسی) کے انسپکٹران تبلیغ بھی جلد سے جلد منتخب کر کے ان کے اسماء سے اطلاع دی جائے۔ ضلع ملتان کی تمام انجمنیں فوری توجہ کریں۔

(۲) ضلع ہوشیارپور کے ناظم تبلیغ چوہدری عبد السلام صاحب کاٹھگڑھی کا انتخاب منظور ہے۔ باقی ضلع کی تمام انجمنوں کو چاہیئے کہ وہ تحصیل وار انسپکٹران تبلیغ کا جلد سے جلد انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کھوکھر غربی میں جلسہ

۲۷ اگست مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب موضع کھوکھر غربی پہنچے۔ ایک شخص پیر ولایت شاہ صاحب کو جب احمدیوں کی طرف سے مناظرہ کے لئے کہا گیا۔ کیونکہ قبل ازیں چیلنج مناظرہ دے چکے تھے۔ تو انہوں نے مناظرہ سے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ جس شخص کی حویلی میں تقریر کر رہا ہوں۔ اس سے اجازت لو۔ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ اس پر پبلک جگہ میں مناظرہ کے لئے مدعو کیا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوا اردگرد کے دیہات سے احمدی دوست شامل ہوئے۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب نے تقریریں کیں۔ ایک غیر احمدی سکنہ شادی والہ نے بیعت کا اعلان کیا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کمالیہ ضلع لائل پور میں تبلیغی لیکچر

۲۵، ۲۶، ۲۷ اگست کو کمالیہ میں ماسٹر خیر الدین صاحب (سکنہ ...) کا انتظام کیا۔ ۲۵ اگست شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے وفات مسیح پر لیکچر دیا ... لیکچر کے اختتام پر غیر احمدیوں نے سوال کرنے کی اجازت چاہی جب اجازت دی گئی۔ تو انہوں نے کہا ہم باقاعدہ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں ہماری طرف سے اس پر بھی آمادگی کا اظہار کیا گیا۔ لیکن غیر احمدی علماء مباحثہ نہ کر سکے۔ ۲۶ اگست کو مخالفین نے ہمارے جلسے کو ناکام بنانے کے لئے اپنا علیحدہ جلسہ کیا۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے جلسہ میں کافی لوگ شریک ہوئے شیخ مبارک احمد صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ختم نبوت پر تقریریں کیں۔ جن کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منٹگمری میں تبلیغ احمدیت

مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل نے ۳۱ جولائی ختم نبوت پر تقریر کی اور اختتام پر سوالات کے لئے وقت دیا۔ لیکن کسی صاحب نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اگلے روز یہاں کے وہابی مولوی نے اپنا جلسہ کر کے تقریر کی۔

مولوی محمد علی صاحب نے نوٹس لئے اور سوالات کے لئے وقت مانگا۔ مگر وہابی مولوی صاحب کچھ ایسے گھبرائے کہ آپ نے اعلان کر دیا "میں کسی صاحب کے کسی قسم کے سوال کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں" اس پر مولوی علی محمد صاحب نے چیلنج دیا۔ کہ قرآن کریم کے کسی رکوع کی تفسیر عربی میں اسی وقت یا کسی دوسرے دن میرے مقابلہ میں لکھ لیں۔ مگر غیر احمدی مولوی صاحب نے آج تک چیلنج کا جواب نہیں دیا ۲ اگست جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب کا لیکچر ہوا جس میں آپ نے غیر احمدی مولوی کی تقریر کا رد کیا اور اپنے چیلنج کو دہرایا۔ اس دن ایک حنفی مولوی آئے اور اختتام تقریر پر سوالات کے لئے وقت طلب کر کے چند لغو اعتراضات کر کے چلے گئے۔ ہر چند انہیں ٹھہرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر وہ نہ ٹھہرے۔ مولوی علی محمد صاحب نے غیر احمدی مولوی کی غلط بیانیوں کا پول کھول دیا اور پبلک کو حقیقت سے آگاہ کر دیا۔

۳ اگست مولوی جودت میرٹھی اور دوسرے بیال غیر احمدیوں کی دعوت پر منٹگمری پہنچے۔ اور تقاریر کیں۔ مولوی جودت نے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ ہماری طرف سے مناظرہ کے چیلنج کی منظوری کا اعلان کر دیا گیا۔ لیکن جودت صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ جن لوگوں نے مجھے بلایا ہے وہ مناظرہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

۷ اگست وفات مسیح کے موضوع پر دو تقریریں ہوئیں پہلی تقریر مولوی علی محمد صاحب نے کی۔ اور تقریر دوم مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے کی۔ دونوں مقرروں نے وضاحت کے ساتھ از روئے قرآن و احادیث وفات مسیح ناصری ثابت کی۔ اختتام تقریر پر تمام سوالات کے جوابات احسن طریق سے دئے گئے۔

۹ اگست مولوی محمد یعقوب صاحب اور جناب سید غلام حسین صاحب نے صداقت مسیح موعود پر تقاریر کیں۔

خاکسار سید محمود احمد شاہ بی اے منٹگمری

مراسلات

بمبئی سے لندن تک کا سفر

۲۸ر جولائی ۱۹۳۱ء کو خاکسار ... جہاز پر بمبئی سے سوار ہوا۔ اگرچہ اس جہاز میں انٹر کلاس بھی ہے۔ اور میں اس کرایہ کے لحاظ سے جو مجھے دیا گیا۔ اس میں سفر کر سکتا تھا۔ لیکن میری روانگی کا فیصلہ ہونے تک اس جہاز کے ڈیک کے سوا باقی تمام جگہیں ریزرو ہو چکی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جس دن شملہ تشریف لے گئے۔ اس سے پہلے دن خاکسار کو روانگی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ اگر انٹر میں جگہ نہیں۔ تو تھرڈ میں ہی چلے جاؤ۔ کیونکہ لندن جلد پہنچنا ضروری تھا۔ خاکسار نے فوراً تیاری کر لی۔ اور یقین کر لیا۔ کہ جو تکالیف لوگ سناتے ہیں۔ کہ ڈیک پر ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے کوئی سامان کر دیگا۔ جب بمبئی سے جہاز روانہ ہوا۔ تو میرے ساتھ بارہ پنجابی مسلمان بھی تھے۔ جن میں سے تین مصر اور باقی لندن جانے والے تھے۔ یہ لوگ ولایت میں پھیری وغیرہ کے ذریعہ تجارت کرتے ہیں۔ جب جہاز موسم کی خرابی کی وجہ سے بہت حرکت کرنے لگا۔ اور خاکسار بستر سے بھی اُٹھ نہ سکتا۔ تو ان میں سے بعض کو بالکل تکلیف نہ ہوئی۔ اور وہ بخوبی چلتے پھرتے۔ کھانا چائے وغیرہ پکاتے تھے۔ جہاں وہ اپنے بیمار ساتھیوں کی مدد کرتے۔ وہاں میری بھی ہر طرح خدمت کرتے رہے۔ میں اس قابل نہ تھا۔ کہ جہاز والوں سے جا کر کھانا حاصل کروں۔ جہاں میرے لئے انتظام تھا۔ اور وہ کھانا تو میں بعد میں بھی کھا نہیں سکا مگر وہ لوگ ہر چیز میرے لئے مہیا کرتے۔ اور جب چار پانچ دن کے بعد ہم اُٹھے۔ تو پھر بھی وہی مجھے کھانا وغیرہ پکا کر دیتے رہے۔ سامان ان کے پاس کافی تھا۔ جب اٹلی کی بندرگاہ وینس پر پہنچے۔ تو وہاں مجھے جب اپنے سامان کی زیادتی اور ان لوگوں کی زبان نہ سمجھنے اور زیادہ مزدوری مانگنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی۔ اس وقت بھی انہوں نے میری ہر طرح مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ یہ خدا تعالےٰ کے سامان ہیں۔ جو وہ اپنے بندوں کے لئے کرتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جب جہاز عدن پہنچا۔ تو وہاں کے خشک پہاڑ اور پھر وہ پہاڑ جو ملک عرب کے جہاز سے نظر آتے تھے دیکھ کر دل پر ایک گہرا اثر ہوا۔ خدا تعالیٰ کی شان بھی نرالی ہے۔ عربی نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بوادٍ غیر ذی زرع میں بھیجکر سب ملکوں ہاں خوشنما سرسبز اور باغیچوں والے ملکوں کے لئے اس کو مرکز بنا دیا۔ فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیئ۔ جوں جوں عرب کو چھوڑ کر ہمارا جہاز آگے نکلتا تھا۔ اور خصوصاً جب واقف کار بتاتے۔ کہ اب جدہ کے سامنے سے ہم جا رہے ہیں۔ مجھے حسرت ہوتی۔ اور خواہش پیدا ہوتی۔ کہ کبھی میں بھی جدہ سے اُتر کر پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور بیت اللہ کی زیارت کر سکوں گا۔ اور بعض دفعہ تو بے اختیار آنسو نکل آتے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس عاجز کی اس خواہش کو بھی پورا فرمائے۔

جس دن سویز پہنچنا تھا۔ اس دن صبح سے ہی ہم لوگ اردگرد پہاڑوں کو دیکھتے تھے۔ آخر ہم پچھلے پہر وہاں پہنچ گئے۔ نہر سویز کا نظارہ بہت دلچسپ ہے۔ دوسرے دن صبح پورٹ سعید پہنچ گئے۔ سویز اور پورٹ سعید جو لوگ چیزیں فروخت کرنے آتے ہیں۔ ان کی عربی نرالی ہے۔ نہ وہ ہماری سمجھ میں آتے۔ نہ ہماری ان کی سمجھ میں۔ ہاں مطلب کے مطابق سمجھ لیتے تھے۔ جہاز سے اُتر کر پورٹ سعید شہر بھی خاکسار نے دیکھا۔

پورٹ سعید سے روانہ ہو کر غالباً تیسرے دن ہمیں یونان وغیرہ کے اور پھر اٹلی کے پہاڑ نظر آنے لگے۔ وہ پہاڑ سرسبز، شاداب اور آباد تھے۔ جنہیں دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار یاد آ گئے ؎

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

اٹلی کی بندرگاہ Venice پر جب ہم جہاز سے اُترے۔ تو وہاں کے لوگ مجھے دیکھ کر بہت حیران ہوتے۔ سبز پگڑی پہنے ہوئے ڈاڑھی رکھے ہوئے شخص کو دیکھ کر بعض ہنسکر ایک دوسرے کو دکھاتے۔ بعض دریافت کرتے۔ کہ یہ کون ہے۔ اگر ان میں کوئی انگریزی جانتا۔ تو میں اُسے بتاتا۔ کہ میں مبلغ ہوں۔ اور لندن جا رہا ہوں۔ بعض پوچھتے۔ ہندوستانیوں کو تبلیغ کرنے جاتے ہو۔ جب میں یہ بیان کرتا۔ کہ ہم یورپین لوگوں کو بھی مسلمان بنانے جاتے ہیں۔ تو وہ بہت حیران ہوتے۔ ان سے مسجد اور نو مسلموں کا بھی ذکر کر دیتا۔

۱۱ر اگست خاکسار جہاز سے اُترا۔ اور ۱۳ر اگست لندن پہنچ گیا۔ مکرم محترم جناب خان صاحب فرزند علی صاحب کو میں نے پہلے تار دیا ہوا تھا۔ وہ معہ دوسرے دوستوں کے سٹیشن پر تشریف لائے۔ اور ہر طرح آرام سے مکان پر لے گئے۔ یہاں کے حالات انشاء اللہ گاہ بگاہ عرض کرتا رہوں گا۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ جس مقصد کے لئے اس عاجز کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس میں کامیابی عطاء فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد یار از لندن)

سری گوبندپور میں جلسہ اور مناظرہ

۹ر اگست سنہ ۳۱ء عصر کے بعد پہلا اجلاس زیر صدارت چوہدری علی محمد صاحب شروع ہوا۔ مولوی غلام رسول صاحب نے فضائل اسلام پر نہایت عمدہ تقریر کی۔ سامعین چار صد کے قریب تھے۔ جنمیں ہندو اور سکھ بھی تھے پھر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے وفات مسیح پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اسی اثنا میں جب جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مع قادیان کے تبلیغی وفد کے پہنچ گئے۔ تو صدارت کی کرسی ان کو دی گئی۔ مولوی بقاپوری صاحب کی تقریر ختم ہونے پر میر قاسم علی صاحب نے حیات و وفات مسیح پر عمدہ پیرایہ میں تقریر کیا۔ ابھی اجلاس ختم ہونیکا اعلان نہیں ہوا تھا۔ کہ غیر احمدیوں کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج آیا۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری مع مولوی فخرالدین صاحب شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے گئے۔ بارہ بجے رات کے قریب شرائط طے ہوئیں۔ ہمارے علماء چونکہ مناظرہ کے خیال سے نہ گئے تھے۔ اس لئے کتب مناظرہ لانے کے لئے ملک محمد عبداللہ صاحب اور فضل الٰہی صاحب بوائے سکاؤٹ Boy Scouts راتوں رات واپس گئے۔ اور دوسرے دن بارش ہو رہی تھی لیکر وقت سے قبل پہنچ گئے۔ انکی ہمت قابل داد ہے۔ مسئلہ ختم نبوت پر مناظرہ قرار پایا تھا۔ ۱۰ر اگست بعد نماز ظہر ۳ بجے شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب۔ انکا سارا زور حدیث لا نبی بعدی پر تھا۔ مولوی غلام رسول صاحب نے اسکی نہایت مدلل تشریح کی۔ اور مخالف مناظر انکی کوئی بات رد نہ کر سکا۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا جس کے لئے راجہ عمر دراز خان صاحب سب انسپکٹر قابل شکریہ ہیں۔ انہوں نے ہمارے علماء کرام کو اپنے ہاں کھانے پر بھی دعو کیا۔ سری گوبندپور کے ہندو اور سکھ صاحبان بھی قابل شکریہ ہیں۔ انہوں نے ہر طرح سے جماعت احمدیہ کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ نظارت کی طرف سے اعلان تھا۔ کہ ہر احمدی دوست اپنے کھانے کا خود انتظام کرے۔ مگر مستری محمد رمضان صاحب جو سری گوبندپور کے باشندہ ہیں اور قادیان

میں تجارتی کا کام کرتے ہیں۔ یہ گوارا نہ کیا کہ سری گوبندپور ...

قصبہ شوپیاں کی ۳۰؍ اگست ۱۹۳۱ء کی ہڑتال

— اور —

جلسہ میں ہندو افسروں کا دخل

جہاں کشمیری مسلمانوں کی خاطر ہندوستان اور کشمیر میں کشمیر ڈے منا کر مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کا مظاہرہ کیا گیا وہاں برادران ہنود نے بھی ایک قدم پیچھے رہنا گوارا نہ کیا۔ نہ معلوم انہیں کیوں یہ تکلیف برداشت کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ جب کہ سلسلہ طور پر ریاست میں انہی کی حکومت ہے شاید ان کی کشمیر ڈے منانے سے یہ غرض ہو۔ کہ ان کی مسلم آزار پالیسی کی ایک جانب پردہ پوشی ہو جائے۔ اور دوسری جانب مکمل کشمکش قائم ہو جائے۔ اور مسلمانوں کی بے کسی اور بے بسی میں کوئی کمی واقع نہ ہو سکے۔ اور اس طرح فرقہ دارانہ خلیج کو بہت وسیع بنا دیا جائے۔ حالانکہ نیشنلزم کے اصول کے ماتحت ان کو چاہیئے تھا کہ اپنے وطنی بھائیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے۔ اور اشتراک عمل سے مسلمانوں کی موجودہ تکالیف میں ممد و معاون ہوتے۔

۱۴؍ اگست کے متعلق حکومت کشمیر نے سخت احکام کا اجراء کیا تھا۔ کہ کوئی سرکاری ملازم ۱۴؍ اگست کی ہڑتال یا نماز جمعہ میں حصہ نہ لے۔ اور باوجود اس کے کہ کسی مسلمان ملازم نے حصہ نہ لیا۔ کئی ایک غریبوں کے خلاف مفروضہ شہادتیں تیار کر کے یا تو انہیں علیحدہ کر دیا ہے۔ یا آئندہ علیحدہ کرنے کی تجاویز ہیں۔ اس کے علاوہ چند ایک غیر سرکاری اشخاص کے خلاف بھی فراہمی چندہ اور تحریک ہڑتال کی بناء پر مقدمات چلائے گئے۔ مگر ۳۰؍ اگست کی ہڑتال ملازمین سرکار نے کرائی چنانچہ قصبہ شوپیاں میں نائب کورٹ پولیس اور تفتیش سارجنٹ پولیس نے ۲۹؍ اگست ۱۹۳۱ء بوقت ۲ بجے شام ہڑتال کی تحریک کی۔ اور ۳۰؍ اگست زیر صدارت منصف صاحب شوپیاں ٹھاکر دوارہ کے صحن میں جلسہ قرار پایا کارروائی حسب ذیل کی گئی۔ (۱) مہاشہ نند لال وکیل نے ایک دستاویز آمدہ [illegible] کی نگرمیش کی۔ اور مہاشہ گوراشا لعل نے پڑھ کر سنائی۔ [illegible] عبارت کچھ اردو اور کچھ سنسکرت تھی۔ اردو مضمون کا خلاصہ یہ [illegible] کہ یہ جلسہ سرکار والا مدار اور مہاراجہ کمار کو دعا دیتا ہے۔ [illegible] جلسہ میں مسلمانان قصبہ شوپیاں کی طرف سے خواجہ خلیل نے شمولیت کی منصف صاحب نے شورش اور احسان کا الزام مسلمانوں پر لگایا جسکی تردید خواجہ خلیل صاحب نے کرتے ہوئے کہا۔ یہ سب غلط الزام ہیں۔ مسلمان پرامن ہیں۔ اور احسان کی قدر اور داد دینے والے ہیں۔ منصف صاحب نے شوپیاں کے واعظوں کی تقریروں پر بھی نکتہ چینی کی۔

ہم حیران ہیں۔ کہ جب مسلم ملازمین کو کسی امن پسند مجلس میں حاضر ہونے کے الزام میں فوراً معطلی کا حکم سنایا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوؤں پر یہ قانون نافذ نہیں ہوتا۔ (نامہ نگار)

مسلم نمائندگان سے اہالیان شوپیاں

— اور —

مضافات کی گزارش

زمینداران کشمیر کی تکالیف سے پوری واقفیت حاصل کیجائے

ہم اہالیان قصبہ شوپیاں اور مضافات نے اپنی تکالیف کی ترجمانی اور ان کے انسداد کا حق محترم شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور دیگر معزز نمائندگان کو دیدیا ہے۔ اور ہمیں امید واثق ہے کہ وہ اپنی جبلی ہمدردی کی بناء پر کسی پہلو سے فروگذاشت نہیں کریں گے اور ذاتی مفاد سے بالاتر رہیں گے چونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ نمائندگان مطالبات کو مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کرنے والے ہیں۔ لہذا ہماری التجا ہے۔ کہ نمائندگان مطالبات پیش کرنے سے قبل نہایت وسیع النظری سے کام لینگے۔ اور مسلمانوں کے حقوق نظر انداز نہ فرمائینگے۔ اور کسی ایسی غلطی کے مرتکب نہ ہونگے جس کا ازالہ بعد میں ناممکن ہو جائے۔ علاوہ ازیں سلسلہ مطالبات کے ۱۳؍ جولائی کے بعد کے واقعات کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے جبکہ کثیر التعداد مسلمان تازہ مظلومیت کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جملہ نمائندگان کو دیہاتی زمینداروں کی تکالیف پر مکمل عبور حاصل کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس امر سے انکار نہیں۔ کہ سلسلہ مطالبات میں خاص امور کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ جنکا زمینداران اور اہل دیہات سے تعلق ہے۔ مگر ہمیں بھی شک نہیں۔ کہ وہ مکمل نہیں۔ اس لئے التجا ہے۔ کہ جلد سے جلد ایک ایسا جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں دیہاتی زمینداروں کی تکالیف پر بحث و تمحیص ہو۔ اور ہر ایک تحصیل سے دو دو چار چار غیر سرکاری اشخاص اور قصبہ جات سے بھی دو دو چار چار غیر سرکاری اشخاص کو بلایا جائے ذیلداروں اور نمبرداروں کی ہرگز شمولیت نہ ہو۔ اس کا انتظام چند روز میں ہو سکتا ہے اور ایک قطعی فیصلہ کن نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ نمائندگان سے یہ بھی التجا ہے کہ وہ مطالبات پیش کرنے سے قبل مطالبات مشتہر فرمادیں۔ [illegible]

مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق ایک شیعہ صاحب کا لیکچر

۱۴؍ اگست سری نگر میں ایک شاندار جلسہ بمقام جڈی بل منعقد کیا گیا جس میں ماسٹر حسن ملک صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا۔ کہ مسلمانوں کی مثال ایک شجر کی ہے۔ جس کی اگر ایک شاخ کو جنبش دی جائے تو تمام شاخیں جنبش میں آجاتی ہیں۔ اگر کسی حصہ ملک کے مسلمان خواہ کسی فرقہ کے ہوں۔ مصائب میں مبتلا ہوں گے تو تمام روئے زمین کے ہر فرقہ کے مسلمان تکلیف محسوس کریں گے۔ اور وہ کوشاں ہوں گے۔ کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو مصائب سے بچائیں۔ آپ نے دوران لیکچر میں حاضرین سے جن کی تعداد تیس چالیس ہزار کے درمیان تھی۔ یہ سوال پوچھا۔ کہ اگر کسی شخص کے دو بیٹے ہوں۔ جن کے نام مختلف ہوں۔ تو کیا اپنے باپ کی جائداد میں یکساں وراثت کے حقوق نہ رکھیں گے۔؟ اس پر آپ کو جواب دیا گیا۔ ضرور رکھیں گے۔

اس پر آپ نے فرمایا اے مسلمان بھائیو! یہی مثال مسلمانوں کی ہے۔ ہر مسلمان خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک ہی عقیدہ رکھتا ہے اور سب کو متفقہ مفاد کے لئے مل کر کوشش کرنی چاہیئے جو لوگ اس کے خلاف مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کر رہے ہیں۔ وہ خطرناک دشمن ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے۔ (نامہ نگار)

ایک مسلمان سائیکل سوار جموں پولیس کے قبضہ میں

جموں ۲؍ ستمبر آج ۶ بجے شام کو ایک مسلمان سائیکل سوار نہایت مناسب رفتار پر جیلہ بازار سے گزر رہا تھا۔ اچانک ایک ہندو کی مرغی جو کہ ننگ ہاتھ پر تھی۔ اڑ کر پھڑپھڑاتی ہوئی سیدھی پہیوں میں پھنس گئی۔ سائیکل سوار نے سائیکل تو روک لیا۔ مگر مرغی مر چکی تھی مالک مرغی جس کی قریب ہی دوکان تھی۔ آموجود ہوا اور ساتھ ہی ایک ہندو کنسٹیبل اور ایک ہندو ہیڈ کنسٹیبل موقع پر پہنچ گئے اور اس بے گناہ سائیکل سوار کو پکڑ کر سٹی تھانہ میں لے گئے راستہ وقت کنسٹیبل نے اس کا سائیکل پکڑ لیا۔ اور ہیڈ کنسٹیبل نے اسے جکڑ لیا۔ اور راستہ میں بہت دھکیاں دیتے گئے۔ سٹی تھانہ میں بھی اہل ہنود بھرے پڑے ہیں۔ اس کا زیر دفعہ نامعلوم چالان کیا گیا۔ اور اسے اپنے آپکو بے قصور کہنے پر نہایت فحش گالیاں دی گئیں۔ مسلمانوں کے متعلق ہندو پولیس کا یہ طریق عمل ہے۔ اس کے باقی معاملات کے [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا خاندان تو موتی سرمہ ہی پسند کرتا ہے

موتی سرمہ ضعف بصر۔ گکرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ حضرت حکیم الامۃ نور الدینؓ کے صاحبزادگان موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور گکروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامۃ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے۔ اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے۔ قیمت فی تولہ ۱ر محصولڈاک علاوہ ؛

امراض معدہ کا موسم

آج کل امراض معدہ پیٹ کا موسم ہے۔ اور ان میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے۔ لہذا ہماری ساختہ مشہور اور مقبول عام دوا اکسیر معدہ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ قبض و اسہال۔ ریاح کے لئے تیر بہدف اور بہترین حفظ ما تقدم و کامیاب علاج ہے۔ ایڈیٹر صاحب فاروق اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے بعد از استعمال بہت پسند فرمایا۔ قیمت فی شیشی دو روپے جو مدت کے لئے کافی ہے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

اکسیر البدن کے استعمال سے زمانۂ شباب یاد آگیا

جناب سید حبیب الرحمن صاحب حمدی عرف شاہ ابراہیم صاحب قادری جاگیردار ضلع ناندیڑ دکن، تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کی مرسلہ اکسیر البدن کو استعمال کیا حقیقتاً بہترین چیز ہے اگرچہ میری عمر ۴۵ سال ہے۔ مگر اکسیر البدن کے استعمال سے زمانۂ شباب یاد آگیا۔ میں نے اپنے دیگر صاحب کے لئے بھی منگوائی۔ وہ بھی بہت مداح ہیں ؛

یقیناً اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی بہترین مقوی دوا ہے۔ جو جملہ دماغی اور جسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہزور بنانے میں لاثانی ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت کی کچھ بھی فکر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دینا چاہئیے ؛

موسم برسات میں ملیریا کی عام شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دوا بہترین مقوی ہونے کے علاوہ خاص ملیریا جو انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری و عوارض کو دور کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے چنانچہ شیخ فخر الدین صاحب ملتانی نورائی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکسیر البدن ملیریا میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ سب کمزوری جاتی رہی ایک شیشی اور بھیجئے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

کا

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی تھوڑے گرم پانی میں ملا کر پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی بخزہ پلیگ۔ سوتی جوہ۔ چیچک۔ پتے ہرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے ؛

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم ڈی۔ ایچ۔ ایس
بیری اکبر پور کانپور

تلاش رشتہ

ایک شریف خاندان کی دو لڑکیاں ۱۴ - ۱۴ سالہ انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہیں۔ امور خانہ داری سے خوب واقف۔ ان کے لئے برسر روزگار نوجوان کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے۔

ع۔ ر معرفت
دفتر منیجر الفضل
قادیان

شاہی حاذق طبیب مولوی حاجی حکیم نور الدین صاحب بھیروی کے مجربات سے فائدہ حاصل کرو

میرے پاس وہی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو شاہی حکیم مولوی نور الدین صاحب کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں شفا منجانب اللہ ہے۔ میرے ذاتی تجربہ اور قابلیت سے متعلق خود حکیم صاحب مرحوم کی یہ رائے ہے۔ وہو ہذا میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے۔ بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم وغیرہ میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب رہا ہے مجھے امید ہے کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا۔ تو اس کو خود بھی اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچیگا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو آمین۔ نور الدین

مشتے نمونہ از خروارے

میرے مندرجہ ذیل مجربات سے اس وقت تک سینکڑوں لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اٹھا رہے ہیں۔ مگر نا واقف لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع بہم پہنچانے کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے

سرمہ نور العین آنکھوں کے امراض کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ آپ نے بہت سرمے دیکھے ہونگے لیکن اس کا ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد آپ سب کو بھول جاوینگے۔ اس وقت سینکڑوں ایسے اشخاص زندہ موجود ہیں جو اس کے استعمال سے عینک لگانا ترک کر چکے ہیں اور آنکھ کی تمام بیماریوں کا خاص علاج ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ ؛

نیلی گولی یہ گولی سوائے تپدق کے ہر قسم بخار کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کونین کا استعمال بخار کے لئے بہت مفید ہے۔ لیکن کونین بخار کی حالت میں حاملہ عورتوں میں۔ خرابی جگر والوں میں۔ امراض ورم والوں اور دیگر ایسے ہی امراض میں غیر مفید ہے۔ اور منع کرتے ہیں۔ مگر یہ گولی ہر حالت میں بغیر کسی خطرہ کے مفید ہے۔ اور قبل از وقت دینے سے بخار ہرگز نہیں آتا۔ اور حالت بخار میں دینے سے اسکو فوراً اتار دیتی ہے۔ خصوصاً ملیریا میں تو اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۱۲ر ؛

کشتہ طلاء یعنی سونے کا کشتہ۔ برسوں کا تجربہ شدہ جو آج تک کسی مریض کیلئے بے اثر ثابت نہیں ہوا مقوی اعصاب۔ دافع اختلاج قلب۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ خون صالح۔ پیدا کرتا اور ناقص خون کو بدن سے زائل کرتا ہے یہ عمدہ خاص تجربہ شدہ نسخہ ہے جس کی قدر و قیمت ایک دفعہ استعمال کرنے سے لگ سکتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ استعمال کر کے دیکھو پھر پورا پتہ لگ سکتا ہے قیمت فی خوراک ۸ر ؛

علاوہ ازیں ہر قسم کی امراض کی حقیقت مفصل لکھنے پر علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے۔ جواب کے لئے جوابی خط ہو ورنہ تعمیل نہ ہو گی محصولڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگی ؛ خاکسار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— گاندھی جی نے جہاز پر سوار ہونے سے قبل اپنی ذہنیت کو بالکل بے نقاب کر دیا۔ اور بمبئی کرانیکل کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔ اگرچہ مسلمانوں نے فرقہ وار مسئلہ کے متعلق کانگرسی فارمولا منظور نہیں کیا۔ لیکن میں متحدہ محاذ پیش کرنے کی خاطر کوئی مفاہمت قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ کانگرس نے اپنی قرارداد میں اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی ؁

—— پنجاب کی تازہ مردم شماری کے جو اعداد شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی آبادی میں بیس لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ اور سکھوں کی تعداد میں دس لاکھ کا۔ ہندوؤں کی تعداد دو لاکھ کم ہو گئی۔ عیسائی اور بدھ آبادی علی الترتیب ۲۵ اور تیس فیصدی بڑھ گئی۔ گویا کل آبادی میں ۵ء۶ ۱۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ؁

—— مسٹر جناح کے استعفیٰ سے اسمبلی میں خالی شدہ نشست پر مسٹر رحمت اللہ ایم چھاگلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مدمقابل مسٹر جعفر بھائی لال جی کو تین سو ووٹوں کی کثرت سے شکست دی ؁

—— سنٹرل سکھ لیگ کے صدر ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میرے متعلق یہ غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے کہ فرقہ وار مسئلہ کے متعلق میں نے کانگرس کا فارمولا تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے ؁

—— اخبار ویر بھارت کا ایڈیٹر آسارام ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ اس نے عدالت میں بیان دیا۔ کہ میں بہار پور کا حلوائی ہوں۔ تلاش معاش میں یہاں آیا تھا۔ کہ کانگرس کے بھرے میں آ کر جیل خانہ پہنچ گیا۔ رہائی کے بعد معاش کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے ویر بھارت کے دفتر میں بھرتی ہو گیا۔ مجھے تیس روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ مالکوں نے عہد کیا تھا۔ قید ہونے کی صورت میں نصف تنخواہ دیا کریں گے ؁

—— لندن سے یکم ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ فیڈرل کمیٹی کا اجلاس پندرہ ستمبر کے بعد شروع ہو گا۔ تا اس کمیٹی کے نمائندے جو پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ فارغ ہو کر اس میں شرکت کر سکیں ؁

—— ۳ ستمبر کو ڈھاکہ پوسٹ آفس کے ایک ... سے دو نوجوانوں نے ۲۵۰ روپیہ کی رقم چھین لی اور سائیکلوں پر بھاگ گئے۔ سال رواں کے دوران میں اس قسم کے ڈاکوؤں کی ڈھاکہ میں یہ ساتویں واردات ہے ؁

—— کانگرس کا رسوخ روز بروز کم ہو رہا ہے۔ اور ہر جگہ اس کے ساتھ گہری عقیدت رکھنے والے اب مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ فیروزپور میں جب قومی جھنڈا بلند کیا جانے لگا۔ تو نوجوانوں نے سخت ہلڑ مچایا۔ گاندھی برباد۔ کانگرس برباد کے نعرے لگائے کہ بازی تک نوبت پہنچ گئی۔ امرتسر اور گوجرانوالہ میں بھی اس تقریب پر اسی طرح کے واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ ادھر لندن میں مسٹر سکالاتوالہ جو کسی زمانہ میں گاندھی جی سے بے انتہا عقیدت رکھتے تھے۔ انتظام کر رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی کے وہاں پہنچنے پر ان کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا جائے ؁

—— یکم ستمبر عبدالغفار خاں سرحدی گاندھی شملہ سے واپس آ گئے۔ اگر آپ وہاں ٹھیرتے۔ تو ممکن تھا وائسرائے سے ملاقات ہو جاتی۔ معلوم ہوا ہے۔ آپ کانگرس سے بہت بدظن ہو رہے ہیں ؁

—— مولوی محمد اسحٰق صاحب مانسہروی کو ضلع ہزارہ اور صوبہ سرحد میں داخلہ کی اجازت دیدی گئی ہے ۱۹۲۳ء سے ان کو اس کی اجازت نہ تھی ؁

—— جہاز پر سے ڈاکٹر مونجے نے سیکرٹری ہندو مہاسبھا کے نام ایک تار ارسال کیا جس کا ملخص یہ ہے کہ تمام ہندوؤں کو بالعموم اور صوبہ سرحد اور بنگال کے ہندوؤں کو بالخصوص میری طرف سے پیغام پہنچا دو۔ کہ وہ اپنے لئے فوجی تربیت کے غیر سرکاری ٹریننگ سکول قائم کریں ؁

—— لندن سے آمدہ ایک خبر سے پایا جاتا ہے۔ کہ فیڈریشن کمیٹی میں ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اس مضمون کی قرارداد پیش کریں گے۔ کہ فیڈریشن کمیٹی کا اجلاس اقلیتوں کی کمیٹی کا کام ختم ہونے تک ملتوی کر دیا جائے ؁

—— انگلستان کا جدید کابینہ مالی مسئلہ کے حل کے لئے سخت جدوجہد میں مصروف ہے۔ اگرچہ آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر عام خیال ہے کہ اعلیٰ سے ادنیٰ تک سب ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف کر دی جائے گی ؁

—— بمبئی میں کانگرسی رضاکار عورتوں نے غیر ملکی کپڑے پر دوبارہ پکٹنگ شروع کر دیا ہے ؁

—— کانپور میں تعزیوں کے متعلق ہندو مسلمانوں میں جو تنازعہ تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ صدر بلدیہ کے حکم سے ہندوؤں نے بورڈ اٹھا دئے اور مسلمان تعزیے اٹھا کر لے گئے ؁

—— مسٹر سلوکومب نمائندہ ڈیلی ہیرالڈ نے جو گاندھی جی سے عقیدت رکھتے ہیں۔ اور پچھلے دنوں ہندوستان بھی آئے تھے۔ ایک مضمون میں لکھا ہے کہ پرنس آف ویلز کے سیاحت ہند کے دوران میں گاندھی جی ایک ہندوستانی رکن حکومت کے ہاں بیٹھے تھے۔ کہ وہیں شہزادہ موصوف آ گئے۔ گاندھی جی نے ان کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیا ؁

—— مولوی ظفر علی خاں پر زیر دفعہ ۱۴۴ ایک حکم کی تعمیل کی گئی ہے کہ چھاؤنی بنگلور کی حدود میں تقریر کرنے کی اجازت نہیں ؁

—— اچھوتوں کے قومی رہنما ڈاکٹر کھیر انگلستان جانا چاہتے تھے۔ تا اپنی قوم کی ناگفتہ بہ حالت وہاں کے ذمہ وار ارکان کے پیش کر سکیں۔ لیکن حکومت ہند نے انہیں پاسپورٹ نہیں دیا۔ اور نہ ہی ایسا کرنے کی کوئی وجہ بیان کی ہے ؁

—— ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی نے کساد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے برطانوی اور دیگر غیر ملکی انجینئر اور ملازم نکال کر ان کی جگہ قلیل تنخواہ پر ہندوستانیوں کو رکھ لیا ہے ؁

—— معلوم ہوا ہے حکومت ہند اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پریس ایکٹ پیش کرے گی۔ جس کا دائرہ بہت وسیع ہو گا۔ اور مختلف قسم کی تحریرات اس کی زد میں آ سکیں گی ؁

—— پونہ چھاؤنی کے ایک فوجی میگزین مکان سے اس کا ریوالور پستول اور کچھ کارتوس غائب ہو گئے ہیں ؁

—— وارسا سے ۲ ستمبر کی ایک خبر ہے کہ ایک چھوٹا سا لڑکا جو پیدائشی اندھا تھا۔ ایک باغ میں کھیل رہا تھا۔ کہ کسی درخت سے ایک آلوچہ ٹوٹ کر اس کے سر پر پڑا۔ اور اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں ؁

—— یکم ستمبر کو جدید وزیر ہند سر سیموئل ہور نے انڈیا آفس میں گول میز کانفرنس کے مندوبین کو دعوت طعام دی۔ سر شادی لال بھی مدعوین میں تھے ؁

—— احرار کمیٹی کے وفد کو ریاست کشمیر میں داخلہ کی اجازت دیدی گئی ہے۔ لیکن نہایت کڑی شرائط پر انہیں وہاں جا کر کسی قسم کی تحقیقات کی ہرگز اجازت نہیں۔ نہ وہ کوئی تقریر کر سکتے ہیں۔ نہ ان کا کوئی جلوس نکالا جا سکتا ہے۔ گویا وہ بالکل پرائیویٹ حیثیت سے جائیں گے ؁

—— لندن سے ۳ ستمبر کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کے سیاسی حلقوں میں ایک اہم معاملہ پر تبادلۂ خیالات کیا جا رہا ہے یعنی یہ کہ نئی وزارت اس اعلان کی پابند ہو گی۔ یا نہیں جو ۱۹ جنوری ۱۹۳۱ء کو مسٹر میکڈانلڈ نے گول میز کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کیا تھا ؁

... قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؁